انصاری کمیشن کی رپورٹ کتابی صورت میں شائع ہوئی تھی، اگر مہیا ہوسکے تو 'محدث' میں اشاعت بھی مفید و مناسب رہے گی۔ اس زمانے میں شریعت بل کی منظوری اور اسلامائزیشن کے کام کو آگے بڑھانے کے لیے ہمارے اکابر نے مرکزی سطح پر اور ملک بھر میں 'متحدہ شریعت محاذ' قائم کیا تھا۔ فیصل آباد میں شریعت محاذ کا صدر یہ راقم الحروف تھا۔ ہم نے دوسرے مکاتبِ فکر کے علماء سے مل کر دیگر شہروں کی نسبت فیصل آباد میں بھرپور تحریک چلائی تھی۔

اسی شمارہ کے آخر میں آپ کے تایا جان حافظ عبداللہ حسین روپڑیؒ کی رحلت کا تذکرہ پڑھ کر دلی رنج و ملال ہوا۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں مغفرت فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں مقام عطا فرمائے۔ محترم حافظ عبدالرحمٰن مدنی، محترم حافظ عبدالوحید اور خاندان کے دوسرے افراد کو میری طرف سے تعزیتی پیغام دیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر و حوصلہ سے نوازے۔ وہ شروع سے کراچی میں قیام رکھتے تھے، پھر بھی لاہور میں ان سے دو چار بار ملاقات کے مواقع ملے تھے۔

مجھے آبائی طور پر بچپن سے ہی روپڑی خاندان سے گہری عقیدت ہے۔ حضرت حافظ عبدالرحمٰن مدنی حفظہ اللہ اس دینی تعلق کو جانتے ہیں۔ یہ کوئی نصف صدی پیشتر کی بات ہے جب یہاں فیصل آباد منٹگمری بازار میں مسجدِ مبارک میں حافظ عبدالقادر روپڑی خطبہ جمعہ کے لیے آتے تھے۔ چند سال بعد گلبرگ C کی مسجد فردوس میں وہ برس ہا برس خطبہ دیتے رہے۔ آپ کے پھوپھا حضرت حافظ محمد اسماعیل روپڑی اس زمانے میں سرگودھا بلاک نمبر ۱۹ جامع اہلحدیث میں خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ لاہور سے سرگودھا کا راستہ اس دور میں براستہ فیصل آباد تھا۔ حافظ محمد اسماعیل اکثر جمعہ کی رات فیصل آباد تشریف لے آتے۔ کسی نہ کسی شہر کے اہم مقام پر دونوں بھائیوں کی تقریروں کے پروگرام ہوتے۔ حافظ محمد اسماعیل کے مثالی خطبات اور کمال کی شیریں بیانی سے متاثر ہوکر بڑے بڑے شرک و بدعات میں ڈوبے خاندانوں کی اصلاح ہوتی اور کثیر تعداد نے اس زمانے میں اپنے عقائد و اعمال کی اصلاح کی۔ روپڑی برادران کا قیام ہمارے غریب خانہ پر ہوتا۔ والد علیہ الرحمہ کے ساتھ دونوں کی محبت اور عقیدت لفظوں میں بیان نہیں کی جاسکتی۔ کبھی کبھار جب لاہور مسجد قدس میں میرا جانا ہوتا تو حافظ محمد اسماعیل روپڑی شفقت فرماتے ہوئے رات کو اپنی رہائش گاہ ماڈل ٹاؤن لے آتے۔ ۹۹ جے میں، جہاں اب کئی برس سے 'محدث' کا دفتر قائم ہے، یہاں رات کے قیام کے دوران

سارا گھرانا تہجد وتلاوتِ قرآن پاک میں مشغول دیکھتا، گھر بھر میں آپ کے دادا حضرت حافظ محمد حسین روپڑیؒ کی سرپرستی میں ایک نورانیت اور عجیب روحانیت کا ماحول طاری ہوتا۔

جب سے 'محدث' زیر مطالعہ ہے، میری دلی آرزو تھی کہ اس میں حضرت حافظ محمد حسینؒ کا تذکرہ کبھی پڑھنے کو نہیں ملا۔ ایک مدت کی خواہش مزید کے بعد اس شمارہ میں ان کے کچھ حالات و خدماتِ دینیہ کے متعلق پڑھ کر ان کی وجیہ و بارعب شخصیت اور علمی وقار و جلال آنکھوں کے سامنے آ گیا۔ مرحوم جامعہ قدس میں معقولات اور منقولات کے ماہر استاد کی حیثیت میں مدرّس تو تھے ہی، لیکن اپنے بڑے بھائی حضرت حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑی علیہ الرحمہ کی عدم موجودگی میں خطبہ جمعہ بھی ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ راقم کو بیشتر مرتبہ ان کا خطبہ سننے کا موقع ملا۔ ان کی تفسیری نکتہ آفرینی اور محدثانہ گفتگو اور کلام و بیان میں خلوص ومٹھاس کی چاشنی اب تک دل و دماغ کی دنیا میں موجود ہے۔ اُنہیں روپڑی خاندان میں ایک امتیازی شان یہ حاصل تھی کہ وہ کاروبار اور تجارت پیشہ ہونے کے سبب خودداری اور علمی وقار کے لحاظ سے ہمارے اسلاف کا حقیقی نمونہ تھے۔ افسوس للّٰہیت اور علم وعمل کے مجسم ایسے علماء اب کہاں؟ بقول آغا شورش کاشمیری ؎

یا ربّ وہ ہستیاں کہاں بستیاں ہیں
کہ جن کے دیکھنے کو آنکھیں ترستیاں ہیں

بحمد اللہ حضرت حافظ محمد حسینؒ کی آل اولاد کی طرزِ زندگی بھی انہی کی طرح ہے جو معاشی لحاظ سے خود کفیل ہیں۔ مجھے ان روپڑی بزرگوں حضرت حافظ محمد عبداللہ، حافظ محمد حسین، حضرت حافظ محمد اسماعیل اور حضرت حافظ عبدالقادر کے جنازوں میں شمولیت کی سعادت حاصل ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بلند مرتبت صالحین کی خدماتِ دینیہ کو قبول ومنظور فرمائے، ان کی مغفرت فرمائے اور اُنہیں جنت الفردوس میں مقام وقیع عطا فرمائے اور آپ سب کو اُنہیں کی طرح دینی کاوشوں کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین!

حضرت حافظ عبدالرحمٰن مدنی حفظہ اللہ، حافظ عبدالوحید حفظہ اللہ اور حافظ محمد ایوب حفظہ اللہ اور دیگر بھائیوں واَحباب کی خدمت میں السلام علیکم عرض ہے۔ آج کل کمر کی تکلیف کی وجہ سے چند دنوں سے صاحبِ فراش ہوں، دعا کی درخواست ہے۔ فقط والسلام